روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات24مارچ 2011ء 18ربیع الثانی 1432 ہجری 24/امان1390ہش جلد 61-96 نمبر68

ایک معتبر کتاب

حفظ قرآن کریم کے غیر معمولی تواتر کے بارہ میں ممتاز مستشرق Kenneth Cragg رقم طراز ہیں۔

ترجمہ : تلاوت قرآن کریم کا اعجاز یہ ہے کہ متن قرآن کریم صدیوں کا سفر طے کرتے ہوئے انتہائی محبت اور خلوص اور وقف کی روح کے ساتھ ایک تواتر سے ہم تک پہنچا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ نہ تو کسی قدیم چیز جیسا سلوک روا رکھنا درست ہے اور نہ ہی اسے محض تاریخی دستاویز سمجھنا درست ہے درحقیقت حفظ کی خوبی نے اس کتاب کو مسلم تاریخ کے مختلف ادوار میں زندہ وجاوید رکھا ہے اور بنی نوع کے ہاتھ میں نسلاً بعد نسلٍ ایک معتبر چیز تھمادی اور کبھی بھی محض غیر اہم کتابی صورت میں نہیں چھوڑا۔

(Kenneth Cragg. The Mind of the Quran. London:George Allen & Unwin.)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر یک اہل زبان پر روشن ہوسکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر یک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی ہو یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم وساکت ولاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف وحقائق وعلوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر یک زمانہ کے خیالات کو مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر قرآن شریف اپنے حقائق ودقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت وفصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر یک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف ودقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے ومن لم یومن بذالك الاعجاز.........

اے بندگان خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف وحقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو اور میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ مثلاً یہ جو اس عاجز پر کھلا ہے کہ ابتدائے خلقت آدم سے جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت تک مدت گزری تھی وہ تمام مدت سورۃ والعصر کے اعداد حروف میں بحساب قمری مندرج ہے یعنی چار ہزار سات سو چالیس 4740۔ اب بتلاؤ کہ یہ دقائق قرآنیہ جس میں قرآن کریم کا اعجاز نمایاں ہے کس تفسیر میں لکھے ہیں۔ ایسا ہی خدائے تعالیٰ نے میرے پر یہ نکتہ معارف قرآنیہ کا ظاہر کیا کہ انا انزلناہ.......... کے صرف یہی معنے نہیں کہ ایک بابرکت رات ہے جس میں قرآن شریف اترا بلکہ باوجود ان معنوں کے جو بجائے خود صحیح ہیں اس آیت کے بطن میں دوسرے معنے بھی ہیں جو رسالہ فتح اسلام میں درج کئے گئے ہیں۔ اب فرمایئے کہ یہ تمام معارف حقہ کس تفسیر میں موجود ہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ قرآن شریف کے ایک معنے کے ساتھ اگر دوسرے معنی بھی ہوں تو ان دونوں معنوں میں کوئی تناقص پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہدایت قرآنی میں کوئی نقص عائد حال ہوتا ہے بلکہ ایک نور کے ساتھ دوسرا نور مل کر عظمت فرقانی کی روشنی نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے اور چونکہ زمانہ غیر محدود انقلابات کی وجہ سے غیر محدود خیالات کا بالطبع محرک ہے لہٰذا اس کا نئے پیرایہ میں ہو کر جلوہ گر ہونا یا نئے نئے علوم کو بمنصۂ ظہور لانا نئے نئے بدعات اور محدثات کو دکھلانا ایک ضروری امر اس کے لئے پڑا ہوا ہے۔ اب اس حالت میں ایسی کتاب جو خاتم الکتب ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اگر زمانہ کے ہر یک رنگ کے ساتھ مناسب حال اس کا تدارک نہ کرے تو وہ ہرگز خاتم الکتب نہیں ٹھہر سکتی اور اگر اس کتاب میں مخفی طور پر وہ سب سامان موجود ہے جو ہر یک حالت زمانہ کے لئے درکار ہے تو اس صورت میں ہمیں ماننا پڑے گا کہ قرآن شریف بلاریب غیر محدود معارف پر مشتمل ہے اور ہر یک زمانہ کی ضرورات لاحقہ کا کامل طور پر متکفل ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3ص255تا261)

اعلان بابت تاریخ احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر ''تاریخ احمدیت'' کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کی روشنی میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امراء کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام اور احباب سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعود، خلفائے کرام یا رفقائے کرام کے غیر مطبوعہ واقعات، تاریخی خطوط یا تصاویر ہوں یا اسی طرح غیر مطبوعہ تاریخی تحریرات اور بزرگان کے خودنوشت حالات زندگی ہوں تو وہ شعبہ ہذا کو بھجوائے جائیں۔

2۔ تمام اہم مواقع مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماعات، بیوت الذکر کے سنگ بنیاد اور افتتاح، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال اور نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ وغیرہ کی رپورٹس کی ایک کاپی شعبہ ہذا کو بھجوائی جایا کرے۔

3۔ تمام اہم مواقع کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں یہ تصویر سکین (Scan) کر کے بحفاظت واپس ارسال کردی جائے گی۔

4۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتیں اپنے رسائل وجرائد کی ایک ایک کاپی شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوایا کریں۔ اسی طرح نئی مطبوعات کی ایک کاپی بھی بھجوائی جائے تاکہ تاریخی طور پر ریکارڈ رکھا جاسکے۔

5۔ احمدیت کیلئے جان دینے والے تمام احباب کی تصاویر درکار ہیں اسی طرح ان کے مختصر حالات زندگی بھی ہمراہ بھجوائے جائیں۔ نیز اسیران راہ مولیٰ کے حالات و واقعات بھی بھجوائے جائیں۔

6۔ کسی بھی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے احمدی احباب کی کامیابیوں کی خبر بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائے۔

7۔ معاندین احمدیت کی دشمنی اور ان کے انجام کے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔ نیز احمدیت کے حق یا مخالفت میں شائع ہونے والی خبریں اصل حوالے کے ہمراہ بھجوائیں۔

شعبہ تاریخ احمدیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
فون نمبر: +92-47-6211902
فیکس نمبر: +92-47-6211526
tarekh.ahmd@yahoo/gmail/hotmail.com

مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت

از افاضات حضرت مصلح موعود

مانگ کر کھانے کی بجائے کما کر کھانا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے مورخہ 3؍فروری 1939ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"ہمارے ملک میں یہ ایک بہت بڑا عیب ہے کہ بھوکا رہنا پسند کریں گے مگر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے اور یہ اصلاح اسی صورت میں ہوسکتی ہے جب ہر شخص یہ عہد کرلے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا بلکہ کما کر کھائے گا۔ اگر کوئی شخص کام کو عیب سمجھتا ہو اور پھر بھوکا رہتا ہے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں لیکن اگر ایک شخص کام کے لیے تیار ہو لیکن بوجہ کام نہ ملنے کے وہ بھوکا رہتا ہو تو یہ جماعت اور قوم پر ایک خطرناک الزام اور اس کی بہت بڑی ہتک اور سبکی ہے پس کام مہیا کرنا جماعتوں کے ذمہ ہے لیکن جو لوگ کام نہ کریں اور سستی کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالیں ان کی ذمہ داری جماعت پر نہیں بلکہ ان کے اپنے نفسوں پر ہے کہ انہوں نے باوجود کام ملنے کے محض نفس کے کسل کی وجہ سے کام کرنا پسند نہ کیا اور بھوکا رہنا گوارا کر لیا۔

میرا پروگرام یہ ہے کہ لجنہ کا کام جب یہاں کامیاب ہو جائے تو باہر بھی اسے جاری کیا جائے یہاں تک کہ کوئی بیوہ اور یتیم عورت ایسی نہ رہے جو خود کام کر کے اپنی روزی نہ کماتی ہو۔ اس جدوجہد میں اگر ہم کامیاب ہو جائیں تو پھر انہی لوگوں کا بار جماعت پر رہ جائے گا جو بالکل ناکارہ ہیں، جیسے اندھے ہوئے، لولے یا اپاہج ہوئے۔ گو ہر اندھا ناکارہ نہیں ہوتا بلکہ کئی اندھے بھی بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں۔ بہر حال جس حد تک اندھوں وغیرہ کے لیے بھی کام مہیا ہو سکتا ہو اس حد تک ہمیں ان کے لیے بھی کام مہیا کرنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ خود کام کر کے کھائیں۔

مگر اس معاملہ میں محلوں کے پریذیڈنٹوں (presidents) کے تعاون کی ضرورت ہے اگر محلوں کے پریذیڈنٹ مختلف مقررین سے اپنے اپنے محلّہ میں وقتاً فوقتاً ایسے لیکچر دلاتے رہا کریں کہ نکما بیٹھ کر کھانا نہایت غلط طریق ہے۔ کام کر کے کھانا چاہئے اور کسی کام کو اپنے لیے عار نہیں سمجھنا چاہئے تو امید ہے کہ لوگوں کی ذہنیت بہت کچھ تبدیل ہو جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ قادیان میں ابھی ایک اچھا خاصا طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جنہیں جب کوئی کام دیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کام کے کرنے میں ہماری ہتک ہے حالانکہ ہتک کام کرنے میں نہیں بلکہ نکما بیٹھ کر کھانے میں ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا (بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم کسی غیر سے تھوڑا مانگتے ہیں، ہم تو سلسلہ سے مانگتے ہیں اس کا جواب اسی واقعہ میں آجاتا ہے جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔ کیونکہ اس نے بھی کسی غیر سے نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا تھا) آپؐ نے اسے کچھ دے دیا، وہ لے کر کہنے لگا یا رسول اللہ کچھ اور دیجیے۔ آپؐ نے پھر اسے کچھ دے دیا، وہ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کچھ اور دیجیے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا کیا میں تم کو کوئی ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے اس مانگنے سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمائیے کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا سوال کرنا خدا تعالیٰ کو پسند نہیں تم کوشش کرو کہ تمہیں کوئی کام مل جائے اور کام کر کے کھاؤ۔ یہ دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے کی عادت چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے یہ عادت چھوڑ دی۔ چنانچہ واقعہ میں پھر اس نے اس عادت کو بالکل چھوڑ دیا اور یہاں تک اس نے استقلال دکھایا کہ جب اسلامی فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کے پاس بہت سامال آیا اور سب کے وظائف مقرر کیے گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے اسے بلوایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے تم اسے لے لو۔ وہ کہنے لگا میں نہیں لیتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ اقرار کیا تھا کہ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ سو اس اقرار کی وجہ سے میں یہ مال نہیں لے سکتا کیونکہ یہ میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ تمہارا حصہ ہے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ کہنے لگا خواہ کچھ ہو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں بغیر محنت کیے کوئی مال نہیں لوں گا۔ میں اب اس اقرار کو مرتے دم تک پورا کرنا چاہتا ہوں اور یہ مال نہیں لے سکتا۔ دوسرے سال حضرت ابوبکر نے پھر اسے بلایا اور فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اسے لے لو مگر اس نے پھر کہا کہ میں نہیں لوں گا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں محنت کر کے مال کھاؤں گا۔ یونہی مفت میں کسی جگہ سے مال نہیں لوں گا۔ تیسرے سال انہوں نے پھر اس کا حصہ دینا چاہا مگر اس نے پھر انکار کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ فوت ہوگئے تو حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے بھی ایک دفعہ اسے بلایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے لے لو۔ وہ کہنے لگا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ کبھی سوال نہیں کروں گا اور ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ یہ مال میرے ہاتھ کی کمائی نہیں اس لیے میں اسے نہیں لے سکتا اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی موت تک اس اقرار کو نبھاتا چلا جاؤں۔ حضرت عمرؓ نے بہت اصرار کیا مگر وہ انکار کرتا چلا گیا۔ آخر حضرت عمرؓ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا اے مسلمانو! میں خدا کے حضور بری الذمہ ہوں میں اس کا حصہ اسے دیتا ہوں مگر یہ خود نہیں لیتا۔

اسی صحابیؓ کے متعلق یہ ذکر آتا ہے کہ ایک جنگ میں یہ گھوڑے پر سوار تھے کہ اچانک ان کا کوڑا ان کے ہاتھ سے گر گیا ایک اور شخص جو پیادہ تھا اس نے جلدی سے کوڑا اٹھا کر انہیں دینا چاہا تو انہوں نے کہا اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو اس کوڑے کو ہاتھ نہ لگائیو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ اقرار کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا اور خود اپنا کام کروں گا۔ چنانچہ عین جنگ کی حالت میں وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور کوڑے کو اٹھا کر پھر اس پر سوار ہوگئے۔ تو لوگوں کو بتانا چاہئے کہ مانگ کر کھانا ایک بہت بڑا عیب ہے تا کہ اس نقص کی اصلاح ہو۔ ......

میری غرض تو اس قسم کے نصائح سے یہ ہے کہ ہماری جماعت کے اخلاق بلند ہو جائیں اور اس میں عزت نفس کا مادہ پیدا ہو جائے اور لوگ یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نفس کو بھی کوئی شرف بخشا ہوا ہے اور ان کا فرض ہے کہ وہ اس کی قدر وقیمت کو سمجھتے ہوئے بلا وجہ اس کی تحقیر نہ کریں یہ روح ہے جو میں جماعت میں پیدا کرنا چاہتا ہوں اور یہی وہ تعلیم ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔

پس یہ روپیہ مجھے تو نہیں ملتا کہ مجھے یہ فکر ہو کہ فلاں کو نہ ملے اور فلاں کو مل جائے اگر یہ روپیہ مجھے ملتا تو کسی کو بدظنی کا موقع مل سکتا تھا اور وہ خیال کر سکتا تھا کہ شاید میں نے اپنے ذاتی فائدہ کے لیے دوسروں کو اس سے محروم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ مگر جب یہ روپیہ میرے پاس نہیں آتا نہ میری ضروریات پر خرچ ہوتا ہے تو مجھے اس میں ذاتی دلچسپی کیا ہو سکتی ہے پس مجھے ذاتی دلچسپی اس میں کوئی نہیں۔ ہاں اتنی دلچسپی ضرور ہے کہ میں چاہتا ہوں جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں اور دوسروں سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں۔ پس پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو چاہئے کہ وہ جماعت کے دوستوں کے سامنے یہ مسائل واضح کرتے رہا کریں میں نے دیکھا ہے اسی نقص کی وجہ سے کہ لوگوں کو مسائل بتائے نہیں جاتے قادیان میں مردوں اور عورتوں کو بلاوجہ سوال کرنے کی عادت ہے اور بجائے کام کرنے کے وہ مانگ کر کھا لینا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

ہمیشہ کام کر کے کھانے کی عادت ڈالنی چاہئے اور یہی عادت ہے جو (۔) پیدا کرنا چاہتا ہے ہاں جہاں کام نہ ملتا ہو وہاں کام مہیا کرنا پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کا کام ہے لیکن جب کام مل جائے تو پھر اس کے کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے۔

(بحوالہ کتاب تلقین عمل صفحہ نمبر 168 تا 171)

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب۔ امریکہ

بیت الحمید چینو امریکہ میں تربیتی کلاس کا اجراء

بیت الحمید، چینو امریکہ میں عوام الناس کی دینی اور اخلاقی تربیت کے لئے ہفتہ وار تربیتی کلاس کا اجراء کیا گیا اس سلسلہ کی پہلی کلاس اتوار 16 جنوری 2011ء کو بیت الحمید، چینو میں منعقد ہوئی اس کلاس سے تقریباً 250 افراد نے استفادہ کیا۔ شرکاء میں مرد وزن میں ہر عمر اور ہر طبقے کے افراد شامل تھے۔ کلاس میں نماز کے بنیادی جزو یعنی وضو کرنے کا طریقہ اور اس کے لوازم اور احتیاطوں کا ذکر کیا گیا۔ اس کے ساتھ ایسی حالتوں کا ذکر کیا گیا جن میں وضو کی بجائے تیمّم کرنے کی اجازت ہے۔ قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ سے وضو اور تیمّم کا طریق، اس کی اہمیت اور اس کے لوازم اور احتیاطوں کو سمجھایا گیا۔

کلاس کے دوران قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ، بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کے حوالوں سے شرکاء کو وضو اور تیمّم کے معاملہ میں اوامر ونواہی پر سیر حاصل لیکچر دیا گیا۔

دینی تعلیمات اور ان کی اہمیت کے پیش نظر جاری کئے جانے والے اس پروگرام کا ذکر خاکسار نے (KCAA 1050 Radio Station) پیش کئے جانے والے پروگرام میں بھی کیا۔

پروگرام کے آخر پر وضو اور تیمّم کے بارے میں سوال وجواب کی محفل میں بچوں اور نوجوانوں نے وضو کے بارے میں بہت اہم امور پر سوال اٹھائے جن کے تفصیلی اور تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم، صحافی، مصنف اور مضمون نگار

محترم شیخ خورشید احمد صاحب کی یاد میں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ''سلطان القلم'' کے خطاب سے نوازا ہے۔ اس پُر شوکت خطاب میں یہ راز بھی مخفی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو قلم وقرطاس کے ذریعے تائید کرنے والوں کی ایک فوج عطا فرمائے گا۔ اور ان مصنفوں، مضمون نگاروں، صحافیوں اور اخبار نویسوں کو اس میدان میں خدمت کے مواقع ملتے رہیں گے۔ عہدِ حاضر میں روایتی صحافت کے علاوہ، اب تو ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ یعنی الیکٹرانک میڈیا کی جرنلزم بھی شامل ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں بھی جماعت کو اس فیلڈ کے ماہرین اور بے لوث رضا کار عطا فرمائے ہیں جو ایم ٹی اے اور alislam.org کے ذریعے اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں ٹھوس خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ان کا کام بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے میں الحکم اور البدر، میدانِ صحافت میں حضور کے دو ترجمان تھے۔ حضور نے ان دو اخبارات کو اپنے ''دو بازو'' قرار دیا تھا۔ ان کے طفیل اُس زمانے میں حضور کی تقاریر، ارشادات، نصائح اور مجالس کی رپورٹیں چھپتی رہیں۔ وہ گرانقدر مواد آج ''ملفوظات'' کی نعمتِ عظمیٰ کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ ان اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔ حضور کی زندگی کے آخری دور میں ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان رسائل بھی جاری ہوگئے۔ پھر خلافت اولیٰ میں الفضل اور خلافتِ ثانیہ اور بعد کے ادوار میں کئی اور رسائل و جرائد بھی جاری ہوئے اور جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ جماعتی صحافت کے دائرے میں نئی وسعتیں آتی چلی گئیں جماعت کے صحافتی نیٹ ورک کے ارتقاء کا جائزہ ایک مقالے کا محتاج ہے۔ اُمید ہے کوئی صاحب نظر دوست اس موضوع کی طرف بھی توجہ فرمائیں گے۔

''دارالصحافت'' کا ضمنی ذکر

جماعت کے ایک ممتاز صحافی، مضمون نگار، مورخ، اور مصنف محترم شیخ خورشید احمد صاحب حال ہی میں ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ اُن کی یادوں کے حوالے سے میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں مگر اس کی ابتدا ربوہ کے محلّہ دارالرحمت وسطی کے ذکر سے کرنا چاہتا ہوں۔ ربوہ پیار، محبت، علم وفضل، خلوص اور وفا کی بستی ہے۔ اس کے سب محلّے، خطّے، گوشے پیارے لگتے ہیں اور اپنے عربی ناموں کی تاثیرات کی مُنہ بولتی تصویر ہیں۔ یوں تو ربوہ کے ذرّے ذرّے کیلئے میں ایک اپنائیت محسوس کرتا ہوں مگر لمبے عرصے تک رہائش کے حوالے سے دارالرحمت وسطی سے ایک نسبت ہے۔ ہماری طالب علمی کے زمانے میں ربوہ کے ہر محلّہ میں رفقاء کرام کا بابرکت وجود موجود تھا۔ ان کے علاوہ علماء کرام، پروفیسر صاحبان، اور دیگر علمی و ادبی شخصیات کے دم سے خاص رونق تھی۔ دارالرحمت وسطی کی مردم خیز مٹی پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خاص نظر تھی۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق مربی امریکہ ناظر تعلیم، بعد میں وفات تک صدر انجمن احمدیہ کے صدر رہے۔ پھر پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب جو بعد میں اسی منصبِ جلیلہ پر فائز رہے کا بھی اسی محلّہ سے تعلق تھا۔ تعلیم الاسلام کالج کے متعدد اساتذہ، پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب، پروفیسر سیّد سلطان محمود شاہد صاحب، پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب، پروفیسر پرویز پروازی صاحب کا بھی اسی محلّہ سے تعلق تھا۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب بھی کچھ عرصہ کیلئے تعلیم الاسلام کالج میں تھیالوجی یعنی دینیات کی تدریس پر مامور رہے۔ مجھے اُس دور میں حضرت مولانا سے شرف تلمذ کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم بزرگوارم حافظ محمد رمضان صاحب جو رمضان میں تراویح کی نماز کے بعد تلاوت کئے گئے سپارے کا مختصر ترجمہ وتفسیر بھی پیش کرنے کی شہرت رکھتے تھے اسی محلّہ کی شمع علم و دانش تھے۔ اگر میں دارالرحمت وسطی کو ''دارالصحافت'' کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ ربوہ کے کسی اور محلّہ میں اخبارات و جرائد کے ایڈیٹرز اور اُن کے نائبین شاید ہی اس تعداد میں یکجا ہوئے ہوں اور وہ بھی آمنے سامنے، دائیں بائیں اور قریب قریب رہنے والے۔ چند نام ملاحظہ فرمایئے۔ جناب روشن دین تنویر صاحب ایڈیٹر الفضل، شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیٹر الفرقان، محمد شفیق قیصر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ خالد پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب کو بھی اور بعد میں اس عاجز کو بھی خالد کی ادارت کا اعزاز حاصل ہوا۔

محترم شیخ خورشید احمد صاحب ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے بھی ایڈیٹر تھے۔ خاکسار اسی جریدے کا اسسٹنٹ ایڈیٹر تھا۔ شفیق قیصر جامعہ احمدیہ کے علمی و ادبی رسالہ مجلّۃ الجامعہ کے بھی ایڈیٹر تھے۔ پھر میدان صحافت کا ایک اور بڑا نام، مولانا نسیم سیفی صاحب، (ایڈیٹر الفضل، ایڈیٹر تحریک جدید) کا بھی دارالرحمت وسطی سے تعلق تھا۔ تعلیم الاسلام کالج کے میگزین ''المنار'' سے ہم سب نے لکھنا سیکھا۔ بہت سے نوجوان جو اب بڑھاپے کی دہلیز پر کھڑے ہیں المنار کے آستاں پر ایڈیٹر کی حیثیت سے ایام طالب علمی میں صف درصف ایستادہ رہے ہیں پرویز پروازی صاحب، خاکسار لطف الرحمٰن محمود اور مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، مدیرانِ المنار کو دارالرحمت وسطی کی خاک سے نسبت ہے۔

یہ فہرست ایک وقیع نام کے ذکر کے بغیر نامکمل رہے گی۔ حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے بی ٹی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ حضرت چوہدری صاحب کو حضرت اقدس کا رفیق ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ باقی سب لوگ اصطلاحاً ''تابعین'' کے زُمرے میں آتے ہیں۔ اس محلّہ کی پاک مٹی میں خدا جانے کیا تاثیر تھی کہ اُس نے ہم جیسے پتھروں اور ٹھیکروں کو جواہرات کا مقدّر بخشا!!

شیخ صاحب مرحوم کے ابتدائی حالات اور صحافتی خدمات

محترم شیخ خورشید احمد صاحب 1920ء کے لگ بھگ لاہور میں محترم شیخ سلامت علی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ حبیب النساء صاحبہ 1927ء میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت فضل لندن کی صاحبزادی تھیں۔ شیخ خورشید احمد صاحب اکلوتی اولاد تھے جو 8 سال کی عمر میں یتیم ہوگئے۔ آپ کی والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قادیان میں قائم کردہ مدرسۃ الخواتین کی ایک ہونہار طالبہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو تقریر وتحریر کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ اس یتیم بچے کو علم وادب کا میلان والدہ سے ورثے میں ملا۔ قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کرنے کے بعد اُنہوں نے ادیب عالم اور ادیب فاضل کے امتحانات پاس کئے اور اس کے جلد بعد الفضل میں مضامین لکھنے شروع کردیئے۔ اُن کے کئی مضامین الفضل میں شائع ہوئے۔ انداز تحریر اور دلائل سے متاثر ہوکر حضور نے ایک تقریر اور پھر خطبہ جمعہ میں ان مضامین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''ابھی ایک بچہ اُن کے رَدّ میں مضامین لکھ رہا ہے جس کا نام خورشید احمد ہے۔ وہ اس وقت لاہور میں رہتا ہے۔ اس کے مضامین ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں پہلے میں سمجھتا تھا کہ کوئی بڑی عمر کا آدمی ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ خانصاحب فرزند علی صاحب کا نواسہ ہے اور سترہ اٹھارہ سال کی عمر کا ہے۔''

(الفضل، 2 جولائی 1941 صفحہ 5)

یکم مئی 1946 کو شیخ صاحب روزنامہ الفضل کے ادارۂ تحریر سے وابستہ ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالیٰ نے مردم شناسی کا ایک جوہر عطا فرمایا تھا۔ انتخاب ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا محترم شیخ صاحب کو 33 سال تک الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 1947 میں تقسیم برّصغیر پاک و ہند کی وجہ سے الفضل کا سٹاف بھی پاکستان منتقل ہوگیا۔ پہلے لاہور میں اور بعد میں ربوہ۔

اس طویل عرصہ میں محترم شیخ صاحب کو حضور کی مجالس عرفان، خطبات و تقاریر اور مجالس مشاورت میں ارشاداتِ عالیہ کے بہت سے خلاصے الفضل میں محفوظ کرنے کی توفیق ملی۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ الفضل کا جماعت احمدیہ کے اخبارات ورسائل میں ایک خاص مقام اور مرتبہ ہے۔ 1913 میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد خلافت میں اس کا اجراء ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول ہی نے اخبار کا نام ''الفضل'' تجویز فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب الفضل کے پہلے بانی ایڈیٹر اور خلافت ثانیہ کے انتخاب تک آپ ہی کی ادارت میں یہ اخبار نکلتا رہا۔ مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضور نے یہ ذمہ داری حضرت صاحبزادہ مرزا البشیر احمد صاحب کے سپرد کردی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ الفضل کے کئی ایڈیٹر صاحبان رفقاء کرام تھے۔ رفقاء کرام کی الفضل کے ادارۂ تحریر سے وابستگی اور اس کی آبیاری بے حد بابرکت ثابت ہوئی۔ الفضل برصغیر پاک و ہند کا ایک قدیم پرچہ ہے۔ 2013ء میں الفضل پہلی صدی مکمل کرلے گا۔ بفضل اللہ تعالیٰ اب الفضل کا انٹرنیشنل ایڈیشن لندن سے شائع ہوتا ہے۔ الفضل کے ادارۂ تحریر سے نسبت ایک قابلِ فخر سعادت ہے۔ بجا طور پر ان حضرات کو رفقاء کرام کی جانشینی کا شرف حاصل ہے۔

الفضل کے علاوہ شیخ صاحب کو سلسلہ کے بعض اور رسائل و جرائد کی ادارت کی بھی توفیق ملی۔ وہ سالہا سال تک رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر رہے۔ یہ رسالہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں مارچ 1906 میں جاری ہوا۔ حضرت اقدس نے ازراہِ شفقت اس کا نام ''تشحیذ الاذہان'' تجویز فرمایا۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب 1914ء تک یعنی 8 سال تک اس رسالہ کو ایڈٹ کرتے رہے۔

انتخاب خلافت ثانیہ کے بعد حضور نے قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب کو تشحیذ الاذہان کا ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ 1922ء تک تشحیذ الاذہان شائع ہوتا

رہا۔ مارچ 1922ء میں تشحیذ الاذہان کو ریویو آف ریلیجنز (اردو) میں مدغم کردیا گیا۔ ریویو آف ریلیجنز کو حضرت اقدس کی حیات طیبہ میں 1902ء میں جاری کیا گیا اس کے انگریزی اور اردو ایڈیشن شائع ہوتے رہے۔ حضور خود بھی اس کیلئے مضامین رقم فرماتے رہے۔ ریویو آف ریلیجنز اب بھی انگریزی زبان میں شائع ہو رہا ہے۔

محترم شیخ صاحب کو لجنہ اماء اللہ کے ترجمان ''مصباح'' کی ادارت (ستمبر 1985ء سے دسمبر 1986ء) کی بھی توفیق ملی۔ حکومتی پابندیوں اور سختیوں کی وجہ سے اُس پُر آشوب دور میں آئے دن جماعتی اخبارات و جرائد کو جھوٹے مقدمات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ بعض وجوہ کے پیشِ نظر اسی وجہ سے مصباح کے ادارتی اور انتظامی معاملات مردوں کے سپرد کردیئے گئے۔

یاد رہے کہ مصباح کو دسمبر 1926ء میں قادیان سے جاری کیا گیا۔ مگر بعض مصالح کے پیشِ نظر اس وقت بھی اس رسالہ کی ادارت اور انصرام و انتظام کی ذمہ داری مردوں کے سپرد رہی۔ مئی 1947ء میں اس کی ادارت اور انتظام لجنہ اماء اللہ کے سپرد کردیا گیا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 307)

ایک یاد سے وابستہ مشاہدات

بات سے بات نکلتی ہے۔ الفضل کے حوالے سے ایک خاص یاد کا محترم شیخ صاحب سے تعلق ہے اس ایک یاد سے بعض اور تجربات اور مشاہدات کی ڈور بندھی ہوئی ہے۔ غالباً 1962-63ء کی بات ہے۔ محترم شیخ صاحب دو ماہ کی رخصت پر تشریف لے گئے میں ان دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سٹاف میں تھا۔ سکول تعطیلات کیلئے بند تھے۔ مجھے یہ حکم ملا کہ شیخ صاحب کی عدم موجودگی میں ان کی قائمقامی کیلئے الفضل کے دفتر میں رپورٹ کروں۔ بزرگوارم تنویر صاحب اور جناب مسعود دہلوی صاحب سے علیک سلیک تو پہلے بھی تھی۔ اس قُرب کو غنیمت جانا اور ان حضرات کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اگر انسان چاہے تو دو مہینے میں بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ ان چند دنوں کی رفاقت عظیم علمی نعمت ثابت ہوئی۔ مجھے اب بھی بہت سی باتیں یاد ہیں۔ ضمناً دو کا ذکر کروں گا۔

محترم تنویر صاحب

بڑے تجربہ کار، کہنہ مشق اور زندہ دل صحافی تھے۔ ایک بلند پایہ عظیم شاعر بھی تھے۔ فیض کے پائے کے شاعر تھے۔ ان سے روزانہ ہی کوئی نیا نکتہ کوئی ادبی لطیفہ یا کوئی تاریخی واقعہ سننے کو مل جاتا۔ ایک دن علامہ تنویر جو ڈاکٹر اقبال کے ہم وطن اور اُن کے ملنے والوں میں شامل تھے نے بتایا کہ اقبال حضرت مسیح موعود کی فارسی شاعری کے بہت بڑے مداح تھے۔

ایک بار محترم تنویر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ مولانا کوثر نیازی نے اُنہیں ایک عریضہ لکھا کہ وہ احمدیت کے بارے میں ریسرچ کرنا چاہتے ہیں، اس حوالے سے ان کی راہ نمائی کی جائے۔ محترم تنویر صاحب نے نیازی صاحب کو لکھا کہ بہت نیک ارادہ ہے اگر تعصب سے بالا ہو کر تحقیق کریں گے تو لازماً حق آشکار ہوجائے گا۔ آپ نے اپنا تجربہ بھی بیان کیا کہ کس طرح احمدیت کے بارے میں تحقیق قبولِ حق کا باعث بنی۔ محترم تنویر صاحب نے اس خط کے ساتھ مولانا نیازی صاحب کو چند کتابیں بھی بھجوائیں۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا نام مجھے اب بھی یاد ہے۔

کوثر نیازی صاحب بعد میں مذہبی اور اقلیتی امور کے وزیر بھی بنے بلکہ حج اور اوقاف کا قلمدان بھی اُن کے سپرد رہا۔

قابلِ قدر تصنیفی کام

ایک فل ٹائم صحافی کی توجہ اخبار کے حوالے سے مفوضہ صحافتی سرگرمیوں پر مرتکز رہتی ہے۔ تصنیف و تالیف کیلئے وقت نکالنا عملاً مشکل ہوجاتا ہے۔ شیخ صاحب پر الفضل کے علاوہ تشحیذ الاذہان اور پھر کچھ عرصے کیلئے لجنہ کے جریدہ مصباح کی ادارت و اشاعت کا بوجھ بھی آپڑا۔ لیکن ان مصروفیات کے باوجود شیخ صاحب تصنیف و تالیف کے کام کیلئے وقت نکالنے میں کامیاب ہوگئے۔ ان کے اہلِ خانہ سے معلوم ہوا کہ وہ کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے تھے۔ ان کا ایک مستقل کام ڈائری لکھنا تھا۔ انہوں نے 72 سال تک بڑے اہتمام سے ڈائری لکھی۔ میں اُن کی استقامت پر حیران ہوں اور اُن کے آہنی عزم کو سلام پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ میں ہر سال ڈائری لکھنے کا عہد کرتا ہوں مگر دو تین دن کے بعد یہ عہد ٹوٹ جاتا ہے اور عزم صمیم دھواں بن کر منتشر ہوجاتا ہے ؎

سامنے ڈھیر ہے ٹوٹے ہوئے پیمانوں کا

محترم شیخ صاحب نے 3 تصانیف یادگار چھوڑی ہیں جن کا مختصر تعارف قارئین کی نذر ہے:

راہِ ایمان

کتابی سائز 136 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے دو حصے ہیں۔ حصہ اوّل میں 10 اسباق ہیں جو آٹھ سے دس سال تک کے بچوں کیلئے ہیں۔ دوسرا حصہ 15 اسباق پر مشتمل ہے جو 15 سال کے بچوں کیلئے لکھے گئے ہیں۔ عقائد، مسائل، اخلاقی تعلیم بلکہ تاریخی معلومات کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ

اس کتاب کی تحریک حضرت سیدہ اُمّ متین، سابق صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کی تھی۔ یہ کتاب 141 صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ 175 صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کو چھ ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی حضرت مسیح موعود کی حیات طیبہ کے واقعات اور آپ کے بعد آنے والے پانچ خلفائے احمدیت کے عہد خلافت کے اہم واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب بچوں کے علاوہ بڑوں کیلئے بھی مفید ہے۔

محترم شیخ صاحب کی تصانیف کی موزونیت اور افادیت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ ان کی کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں اور ان کے دوسری زبانوں کے تراجم کا کام بھی جاری و ساری ہے۔

جوئے شیریں

بچوں کو کم عمری میں منظوم پاکیزہ کلام حفظ کروانے کے تربیتی لحاظ سے مفید اثرات نوٹ کئے گئے ہیں۔ ان کے قلب و نظر میں دینی جذبے روشن ہوجاتے ہیں۔ کم عمر میں بچے دوسرے بچوں کی معیّت میں آسانی سے نظمیں یاد کرلیتے ہیں اور کم سنی میں یاد کیا ہوا یہ کلام پتھر پر گویا کندہ ہونے کے مترادف ہے 59 منظومات کا مجموعہ 104 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ پاکیزہ کلام حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے منظوم کلام سے انتخاب کیا گیا ہے۔

یہ علمی کام محترم شیخ صاحب مرحوم کا صدقہ جاریہ ہے۔ نئی نسل کیلئے وہ بہترین علمی یادگار چھوڑ گئے ہیں۔

محترم شیخ صاحب کی سیرت کے بعض لائق تقلید پہلو

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو بعض ایسی خوبیوں سے نوازتا ہے۔ جو اس کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں اور اپنی افادیت اور کشش کی بدولت لائق تقلید ٹھہرتی ہیں۔ قارئین سے رخصت ہونے سے قبل میں محترم شیخ صاحب کی ایسی ہی چند خوبیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

وقت کی قدر

حضرت اقدس کا ایک الہام ہے۔ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ ...... (تذکرہ صفحہ 550) اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ دین کے احیاء کیلئے حضور کی مساعی جمیلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت شاملِ حال ہوگی اور ایسی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں گی۔ اس الہام میں یہ پیغام بھی مخفی ہے کہ حضور کے مخلص پیروکاروں کو بھی اپنے وقت کی قدر و قیمت کا احساس ہونا چاہئے۔ ان کا ایک لمحہ بھی مقصدیت سے خالی مصروفیتوں میں ضائع نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی لغو کاموں کی نذر ہوجانا چاہئے۔ عاجز نے شیخ صاحب کو کبھی وقت کے ضیاع میں ملوث نہیں دیکھا۔ گھر سے دفتر، دفتر سے گھر یا پھر پنجوقتہ نمازوں یا اسی قسم کی دیگر دینی مصروفیتوں کیلئے گھر سے باہر قدم رکھتے ورنہ ''تم نے کیوں سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مجھے'' والی کیفیت تھی۔ گھر میں بھی وہ صحافیوں والے مرغوب کاموں میں مصروف رہتے مثلاً مطالعہ کرنا یا لکھنا' مسودّات کی نوک پلک سنوارنا' میں اسے صحافیوں کا ''بیوٹی پارلر'' کہتا ہوں۔ گھر میں ایک چھوٹی سی لائبریری تھی۔ کتابیں دیکھتے یا پھر کچھ لکھتے رہتے۔ تاریخ سے اُن کو گہری دلچسپی تھی۔ بزرگانِ سلسلہ کے خطوط' تبرکات' تصاویر' تاریخی اہمیت کے تراشے، حوالے ایسے نوادر کی دیکھ بھال کیلئے بھی وقت چاہئے۔ پھر ڈائری لکھنے کی عادت تھی جس کا ذکر کرچکا ہوں۔ آپ خود دیانت داری سے دن کا روزنامچہ یعنی 24 گھنٹے کی ایک ڈائری لکھ کر دیکھ لیں۔ آپ کو صاف نظر آجائے گا کہ کتنا وقتِ عزیز ضیاع کے کھاتے میں جاتا ہے۔ اس قسم کے انکشافات کے بعد ہمیں بھی بار بار قبلہ درست کرنے کی توفیق ملی۔ مگر اُس وقت جب غروب کا منظر پیشِ نظر ہے۔ ہائے اس زُود پشیماں کا پشیماں ہونا!

مرنجاں مرنج، کم گو اور بے ضرر وجود

کسی نے خوب کہا ہے کہ ''دل بدست آور کہ حج اکبر است'' انسان کم از کم ایسا تو ہو کہ اگر دوسروں کی دلداری نہیں کرسکتا تو کسی کی دل آزاری بھی نہ کرے۔ شیخ صاحب کم گو اور بے ضرر وجود تھے۔ اپنے کاموں سے کام جیسا کہ عرض کرچکا ہوں کہ دفتری اوقات کے علاوہ پانچ نمازوں کی ادائیگی کیلئے لازماً بیت الذکر پہنچتے۔ چہرے پر مسکراہٹ' سوچ بچار میں ڈوبی ہوئی آنکھیں اور ذکر الٰہی سے تر لب یہ ہے شیخ صاحب کا سراپا۔ میرا چند سال تک تشحیذ الاذہان کے حوالے سے ان سے تعلق رہا۔ جب بھی کاغذات یا مسودات لے کر حاضر ہوتا تو وہی گرم جوشی اور مسکراہٹ۔ مختصر سی دو چار باتیں چونکہ دونوں کو وقت بچانے کی بیماری لاحق تھی۔ اس لئے جلد ہی سلام دعا کی نوبت آجاتی۔ اگر کوئی بات رہ جاتی تو احاطہ بیت الذکر میں!

لطیف حسِ مزاح

الفاظ اور محاورے صحافیوں کے ہتھیار ہوتے

ہیں۔ ان ''قلمی مزدوروں'' کا رات دِن انہی اوزاروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ان کے برجستہ اور بکثرت استعمال سے ان میں طبعی طور پر موجود ظرافت اور طنز ومزاح کی غیر معمولی استعداد اجاگر ہوتی رہتی ہے۔ مجھے جس صحافی سے راہ و رسم بڑھانے کا موقع ملا اس کی حسّ ظرافت مخفی نہ رہ سکی ہنستے ہنساتے تو سب ہیں مگر نکتہ آفرینی، بذلہ سنجی اور بے ساختگی صحافیوں کو قدرت کی طرف سے ودیعت ہوتی ہے۔شیخ صاحب تو پرانے صحافی تھے لازماً اس شگفتگی اور پرلطف نعمت سے حصہ پایا تھا مگر صحافی حضرات بھی اپنے حلقہء احباب ہی میں کھلتے ہیں۔

حرفِ آخر

یتیمی سے شروع ہونے والی اور اُس وقت افسردگی میں لپٹی ہوئی یہ زندگی بفضل اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مفید' کامیاب' فعال اور بابرکت ثابت ہوئی یعنی دینی خدمات سے بھرپور زندگی! جماعت کے دینی حلقوں میں ''کامیاب زندگی'' کے پیمانے ذرا مختلف ہیں۔زندگی کا خدمتِ دین میں بسر ہونا' نافع الناس وجود ثابت ہونا، صوم وصلوٰۃ اور دیگر شعار کا پابند ہونا، وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی توفیق ارزانی' اولاد کی عمدہ تربیت میں کامیابی،اور انجام کار انجام کا بخیر ہونا وغیرہ وغیرہ' محترم شیخ صاحب نے ہر لحاظ سے کامیاب زندگی کے اس معیار سے حصہ پایا۔ بچوں کی خوشیاں دیکھیں۔ایک دوغم بھی جھیلے مگر راضی برضا رہے۔ 91 برس کی عمر میں وداع ہوئے۔آخری ایام میں بھی بقائمی ہوش وحواس بچوں سے باتیں کرتے رہے۔حسبِ معمول نصائح سے نوازا اور اُنہیں بتایا کہ اب مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہونے کا وقت آ گیا ہے اور یہ بھی کہ وہ خوش وخرم اور مطمئن ومسرور اپنے ربّ کے حضور حاضر ہونے کیلئے تیار ہیں۔ الغرض انہوں نے نفسِ مطمئنہ کی کیفیت میں جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔اہلِ ایمان کی یہی بڑی آرزو اور تمنا ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے ۔اگر میسّر آجائے تو بلا شبہ فوزِ عظیم ہے۔

محترم شیخ صاحب 1942ء میں نظامِ وصیت میں شامل ہوئے اس نظام سے وابستگی کے نتیجے میں دینی اور روحانی برکتیں درجہ بدرجہ،لہر در لہر بڑھتی رہتی ہیں۔ محاسبہء نفس اور نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز کی کیفیات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ شیخ صاحب عہدِ وصیت کے بعد 58 سال تک زندہ رہے اور ان برکتوں اور رحمتوں کا مشاہدہ کرتے رہے۔

بڑھاپے کے باوجود محترم شیخ صاحب پر اللہ تعالیٰ کا ایک فضل یہ بھی ہوا کہ 2005ء میں عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور حرمین شریفین میں زیارتِ مقاماتِ مُقدّسہ سے مشرف ہوئے۔

جو انسان بھی دنیا میں آتا ہے اُسے ایک دن یہاں سے جانا ہے۔محترم شیخ صاحب نے کینیڈا میں 18/اکتوبر 2010ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ 20/اکتوبر کو محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اونٹاریو میں نماز جنازہ پڑھائی اور اونٹاریو کے احمدیہ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔موصوف نے اہلیہ' 3 فرزند اور 2 صاحبزادیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام اعزہ واقارب کا دین ودنیا میں حافظ وناصر ہو(آمین)۔

محترم شیخ صاحب کا تعلق اُن خاندانوں سے ہے جن میں کئی افراد کو دینی خدمات کے حوالے سے ممتاز مقام حاصل ہے۔ان کے بزرگ نانا خانصاحب حضرت مولوی فرزند علی صاحب لندن میں بیت فضل کے امام (1928-1933ء) رہے ہیں۔ ان کے ماموں استاذی المحترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کو ناظر مال، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور صدر انجمن احمدیہ کے صدر کی حیثیت سے خدمات کی توفیق ملی۔اسی طرح اہلیہ کے خاندان کے متعدد افراد کو بھی خدمتِ دین کی توفیق ملی اور مل رہی ہے۔مولانا نسیم سیفی صاحب سابق مربی مغربی افریقہ مولانا عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ، مولانا عبدالباسط شاہد صاحب کو مشرقی افریقہ میں دعوت الی اللہ کے مواقع ملے۔اب بھی لندن میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ شیخ صاحب کی اہلیہ محترمہ کو بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت ٹھوس خدمات کی توفیق ملی ہے۔محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کا بھی اسی خاندان سے تعلق ہے۔ صدسالہ جشن تشکر کے حوالے سے لجنہ کراچی کے زیر اہتمام اُنہیں جماعتی لٹریچر میں قیمتی اضافے کی توفیق ملی ہے۔ شعروسخن میں اُن کا ایک مقام ہے۔اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ شیخ صاحب کے بزرگوں اور اعزہ و اقارب کو خدمت دین کی توفیق ملتی رہی ہے۔ شیخ صاحب بھی ان خانوادوں کے اسی کاروانِ خدمت کے مشعل بردار ہیں۔حیاتِ آخرت میں مولیٰ کریم اُن کی روح کو آسمانی نُور سے منور فرمائے اور ان کی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے (آمین) ۔

ہے حکم تمہیں گھر جانے کا اور ہم کو ابھی کچھ ٹھہرنے کا
تم ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جاؤ' ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

عزیزم عطاء النور صاحب کا ذکر خیر

خاکسار کا بیٹا عزیزم رانا عطاء النور صاحب کے فرش پر گرنے کی وجہ سے سر پر چوٹ آئی جس کی وجہ سے عین عالم جوانی میں مورخہ 6 نومبر 2010ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم تو اس کی رضا پر راضی ہونے والے ہیں۔ وہی مالک حقیقی ہے اس کو جو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا تھا جس میں سے یہ سب سے چھوٹا تھا۔ میرے بچوں کے نام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت عطا فرمائے۔ عزیزم عطاء النور کا نام بھی آپ نے 1976ء میں سویڈن کی بیت الذکر کے افتتاح کے موقعہ پر ایک خط کے ذریعہ اپنی قلم مبارک سے لکھ کر ارسال فرمایا۔عزیزم بہاولپور میں 12/اگست 1976ء کو پیدا ہوا۔ یہ بچپن سے ہی بہت کمزور تھا۔ 1990ء میں 14 سال کی عمر میں اپنی والدہ محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ کے ساتھ جلسہ سالانہ یو۔کے پر گیا۔وہاں پر سارے جلسہ کے پروگراموں میں وہ حاضر رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات ہوئی اور بہت ہی خوش ہوتا رہا۔حضور بھی اس سے بڑا پیار کرتے تھے۔حضور انور نے اس کو اپنی قمیص تحفہ کے طور پر دی نیز پین اور رومال وغیرہ بھی دیئے۔اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی تصویریں، رومال، پین اور سب سے بڑھ کر پیار اور دعاؤں کا خزانہ دیا۔پچھلے سال بھی اس کے سر کے تین آپریشن ہوئے صرف 10 فیصد امید باقی تھی۔ حضور کی دعاؤں سے شفایاب ہوگیا۔ وہ اپنے آپ کو بڑا ہی خوش قسمت خیال کرتا تھا۔ایم ٹی اے سے خاص لگاؤ تھا۔ پوری توجہ سے خطبہ اور ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھتا اور بہت خوش ہوتا اور کبھی ڈش انٹینا کی وجہ سے ایم ٹی اے خراب ہو جاتا تو بے حد پریشان ہو جاتا جب تک وہ ٹھیک نہ کرواتا چین سے نہ بیٹھتا۔ وقف نو کلاس میں جب حضور تشریف لاتے تو بہت خوش ہوتا اس کی بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح پیارے حضور سے ملاقات ہو جائے۔ تین مرتبہ وہ قادیان میں جلسہ سالانہ پر گیا۔ وہاں صبح شام پورا پروگرام دیکھتا اور بہت خوش ہوتا حالانکہ سخت سردی میں جلسہ ہوتا جماعت کی فتوحات تقریروں میں سن کر خوب نعرے لگاتا۔ وقف نو کے اجلاس یا حلقہ میں کوئی بھی اجلاس ہو تو وہ ضرور شامل ہوتا تھا۔اسی طرح بیت التوحید جمعہ کی نماز کے لئے سب سے پہلے پہنچ جاتا اور وہاں ساؤنڈ سسٹم کی دیکھ بھال اور خطبہ جمعہ سے پہلے دعاؤں کی درخواستیں وصول کرتا اور خطیب کے حوالے کرتا اپنے بڑوں کی بہت عزت کرتا اور چھوٹوں سے پیار کرتا۔ مربیان سلسلہ کا خاص عزت واحترام کرتا۔اس میں مہمان نوازی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جب کوئی دوست ملنے کے لئے آتے تو ان کو سیدھا ڈرائنگ روم میں لے آتا پھر ماں سے کہتا کہ چائے دیں یا جوس پیش کر دیتا۔کوئی بھی عزیزوں میں سے مہمان آتے تو بڑا ہی خوش ہوتا اور مسکرا کر خوشی کا اظہار کرتا۔ اس طرح پر اپنے ہوں یا غیر کوشش کرتا کہ گلے لگ کر مل لوں مرکز کے مہمانوں سے خاص طور پر خوش ہوتا۔فوٹو گرافی کا خاص شوق رکھتا۔اس کا معمول تھا کہ سردی ہو یا گرمی صبح 9 بجے نہانا ضرور ہوتا اور ہمیشہ صاف کپڑے پہن لیتا ذرا سا کپڑا میلا ہوا تو فوراً دھونے کے لئے کہتا۔ لجنہ کے جب گھر میں اجلاس ہوتے تو وہ باہر کھڑا ہو کر حفاظتی ڈیوٹی دیتا جب گھر میں کوئی عورت بغیر پردہ کے آتی تو ضرور کہتا کہ یہ احمدی نہیں ہے۔ جب خاکسار کوئی چندہ دیتا اس کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ رسید لے کر جاری کرے۔اپنا چندہ وغیرہ خود دیتا۔خاکسار 2004ء میں جب جلسہ سالانہ یو۔کے گیا تو حضور انور نے نظام وصیت میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ خاکسار نے اسی وقت پچاس وصیتیں کروانے کا وعدہ کیا۔واپس آ کر 80 کے قریب کروائیں۔حلقہ کے وصیت فارم پُر کر رہا تھا۔اس نے بھی خواہش کا اظہار کیا کہ میری بھی وصیت کریں۔ چنانچہ 2004ء میں اس کی وصیت کروائی جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے منظور ہوگئی وہ ہر ماہ باقاعدہ لازمی چندہ دیتا اس طرح چندہ تحریک جدید، امانت تربیت و دیگر چندہ جات میں حصہ لیتا۔ نمازیں ادا کرتا اور رمضان المبارک میں تراویح بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن میں ضرور جاتا اور یہاں دیگر خدام کو رمضان المبارک میں انعام اس بات کا دیا جاتا کہ رمضان المبارک میں نماز تراویح کس خادم نے زیادہ پڑھی ہیں جہاں خصوصی انعام دیا جاتا وہاں عزیزم عطاء النور کو بھی انعام ملتا۔کبھی میری کبھی اپنی والدہ کی ٹانگیں دبانے لگ جاتا۔ نماز پڑھتے پڑھتے روتا بھی تھا کہ میں نے حضور کے پاس جانا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم میرے بچے سے بہت رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ہر آن اس کے درجات بلند کرتا رہے اور اس کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا کرے۔ عہدیداران جماعت حلقہ شہر وضلع اندرون و بیرون احباب نے بھرپور تعاون اور اخوت کا ثبوت دیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترین جزا عطا کرے۔ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین ثم آمین

مکرم عبدالباسط بٹ صاحب

میرے والد مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب خالد درویش قادیان

روزنامہ الفضل میں مکرم شیخ نصیرالدین احمد صاحب کے زیرعنوان مضمون پڑھا تو خیال آیا کہ ایک خط مکرم محترم شیخ نصیرالدین احمد صاحب کا میرے نام بھی آیا تھا جو انہوں نے میرے والد محترم ہومیو ڈاکٹر خواجہ عبدالکریم خالد درویش قادیان کی وفات پر مجھے لکھا تھا جس میں مکرم شیخ صاحب نے میرے والد محترم سے دوستی کے آغاز سے لے کر ان کے ساتھ گزرے ہوئے واقعات کو دوہرایا تھا وہ ہے تو تعزیت نامہ لیکن بعض بزرگانہ نصائح میرے لئے تحریر کی تھیں وہ شاید عملی زندگی میں سب کے لئے قابل عمل ہوں خاکسار مکرم شیخ صاحب کے بلندی درجات اور تلقین عمل کی خاطر تحریر کر رہا ہے۔

والد محترم کے ایک انتہائی گہرے دوست مکرم محترم الحاج شیخ نصیرالدین صاحب ابن کیپٹن ڈاکٹر حافظ بدرالدین صاحب احمد مربی افریقہ و امریکہ نے ان کی وفات پر اپنے خط میں اپنے دوست کا ذکر خیر جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بغرض دعا اس طرح لکھا۔ یہ موصی تھے اور بے حد مخلص اور ایک پرانے مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خواجہ عبدالواحد صاحب پہلوان مرحوم کے بیٹے تھے جن کا قادیان ریتی چھلہ میں لکڑیوں کا ٹال بھی ہوا کرتا تھا اور ساتھ وہاں پر دودھ دہی کی دکان بھی کرتے تھے۔

میری دوستی ان سے 1937ء میں شروع ہوئی جب میں ہسپتال میں بیمار پڑا تھا اور خدام الاحمدیہ دارالرحمت کی طرف سے یہ میری رات بھر تیمارداری کرتے رہے۔ ان کی پانچ بہنیں تھیں اور کوئی بھائی نہ تھا۔ ایک دفعہ رو پڑے اور کہا نصیر میرا کوئی بھائی نہیں میں نے کہا آج ہی سے آپ مجھے اپنا حقیقی بھائی بنالیں اس کے لئے ہم نے باقاعدہ ایک تحریر لکھی جس پر دونوں نے دستخط کئے تاکہ یاد رہے کہ آج سے ہم دونوں بھائی بنے ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد غالباً دو اڑھائی سال بعد قادیان میں بطور درویش رہے اور اسی دوران حلقے دارالمسیح کے زعیم بھی رہے نہایت شگفتہ مزاج اور ہردلعزیز تھے۔ ان کے والد صاحب کی پیرانہ سالی اور علالت اور فیملی کی نگہداشت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں درخواست پر ان کو پاکستان آنے کی اجازت دی گئی۔ گوجرہ میں احمدیت کا آغاز ان کے والد صاحب اور اقرباء کے ذریعے ہوا اور یہ بھی اپنے والد صاحب کی طرح بے لوث خدمت کرتے اور بڑے دھڑلے سے مخالفین کا مقابلہ کرتے رہے۔ ابتداءً گوجرہ کی جماعت مختصر تھی تقسیم کے بعد اس میں کچھ اضافہ ہوا۔ چند افراد جو ابتدا ہی سے قربانیاں کرتے چلے آتے تھے اور پرخلوص طور پر ACTIVE تھے جماعت کی دن رات کی نگرانی کرتے رہے جماعت کے صدر اور خالد صاحب جو مختلف اوقات میں مختلف شعبوں کے سیکرٹری رہے اور جماعت کے دیگر کارکن باہمی تعاون اور محبت کے ساتھ جماعت کی بے لوث خدمت کرتے رہے۔

محترم خالد صاحب جو اپنا سیمنٹ اور کوئلہ کا کاروبار کرتے تھے سارا دن کام کرنے کے بعد احمدیہ دارالمطالعہ گوجرہ میں آجاتے اور رات گئے تک ہومیو پیتھی کی فری ڈسپنسری چلاتے تھے اور احمدیوں اور غیر احمدیوں سب کا مفت علاج کرتے تھے اور دوائی بھی مفت دیتے تھے اور دارالمطالعہ کی نگرانی بھی کرتے تھے اس طرح یہ مقام ایک مستقل اور دن رات کا (-) مرکز بنا رہا۔

محترم خالد صاحب نے ہومیو پیتھی قادیان میں ڈاکٹر محبوب الرحمان بنگالی صاحب صوفی عبدالرحمان صاحب بنگالی مرحوم مربی امریکہ کے چھوٹے بھائی سے کئی سالوں میں درساً درساً سیکھی تھی اور پاکستان میں اس کا سرکاری امتحان دیکر اس کی سند بھی حاصل کر لی تھی۔

مکرم شیخ نصیرالدین صاحب مربی افریقہ و امریکہ نے جو دعائیہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں لکھا تھا اس کے جواب میں حضرت صاحب نے اپنے مکتوب از لندن بتاریخ 5 جولائی 1986ء میں ذکر فرمایا:۔

شیخ صاحب نے مجھے نصیحت بھرے انداز میں لکھا:

میرے بچے میں بتا نہیں سکتا کہ میرے دل کی کیا حالت ہوئی آپ کے ابو کی جدائی کی وجہ سے بچپن سے لے کر امریکہ آنے سے پہلے تک کے تمام واقعات ایک ایک کر کے آنکھوں کے سامنے پھرتے ہیں۔ یہ بات کبھی تصور میں بھی نہیں آتی تھی کہ وہ اس طرح اچانک داغ مفارقت دے جائیں گے۔ کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیا کہوں، کہاں جاؤں کہاں اپنے پیارے بھائی کو پکاروں کون پیار اور بے تکلفی کے انداز میں مجھے پیارے نصیر لکھے گا۔ لوگ کس طرح دنیا میں آکر اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور پھر ٹمٹما کر غائب ہو جاتے ہیں کتنی بے ثباتی ہے زندگی کتنی کتنی اور کیسی کیسی اداسیاں بکھیرتی ہے۔

میرے پیارے عبدالباسط دل کو مضبوط کریں اور حوصلہ کو گرنے نہ دیں یہی آپ کے پیارے ابو کا طریق تھا مجھے ان کے کئی ایسے واقعات یاد ہیں جن میں کسی نے آپ سے دشمنی کی اور جب وہ کسی مصیبت میں پھنسا تو میرے پیارے بھائی خالد صاحب پہلے شخص ہوتے تھے جو اس کی مدد کو پہنچتے تھے وہ کہا کرتے تھے نصیر ہم نے احمدیت میں یہی سیکھا ہے کہ ایسے طریق سے بدلہ لو جس سے دشمنی دوستی میں اور نفرت محبت میں تبدیل ہو جائے۔ قرآن شریف میں بھی یہی فرمان ہے کہ ایسا طریق اختیار کرو کہ تمہارا شدید دشمن بھی جگری دوست بن جائے جس نے بھی حضرت مسیح موعود کو مانا اور ان کی غلامی کا دم بھرتے ہوئے احمدی کہلایا وہ ہمارے لئے ایک ہیرہ ہے قدرت خود ہیروں کو تراشتی ہے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ بعد میں چھپ کر آنسو بہائے جماعتی ذاتی ابتلاء پر میں نے جس مضبوط ایمانی حالت میں پایا اگر کوئی اور ہوتے تو نہ جانے کتنے جذبات میں کیا سے کیا کچھ کہہ جاتے لیکن صبر ضبط نفسی کا عملی نمونہ بن کر ثابت کر دیا کہ میں اپنی ذات میں اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتا مسیح دوراں کا ادنیٰ غلام اور خادم ہوں۔

باسط تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں ایک ایسا پیارا باپ ملا اور تمہیں ایک ایسی پیاری ماں ملی جو مجسم دعا اور لوگوں کے لئے رحمت ہے ایک بیٹے ہونے کی بنا پر تمام تر دعاؤں کا خزانہ تمہارے لئے چھوڑ گئے خزانہ بٹا نہیں ہے اور دعاؤں کا خزانہ کم نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم شیخ صاحب کو اعلیٰ علییّن جنت الفردوس میں جگہ دے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے آمین

مکرم و محترم برہان احمد ظفر کی کتاب دور درویشی اور درویش پڑھ کر والد محترم کے دور درویشی کے مزید واقعات پڑھنے کو میسر آئے۔

اسی تسلسل میں اپنی یادداشت کو مزید کھنگالتے ہوئے ان کی بلندی درجات کے لئے تحریر ہے کہ تقسیم پاک و ہند کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود کے ارشاد پر جب حفاظت قادیان کے لئے درویشان کا مطالبہ کیا گیا تو مرحوم والد صاحب نے اپنے اکلوتے ہونے کے باوجود اس تحریک پر بشاشت قلبی سے لبیک کہا اور اپنے والد محترم سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بھی حفاظت مرکز کے لئے قادیان جانا چاہتے ہیں جس پر مرحوم دادا جان نے اپنے اکلوتے لخت جگر کو قادیان جانے کی اجازت دے دی اس موقعہ پر والدہ محترمہ کے کردار کو نظر انداز کرنا مشکل ہے کیونکہ اس وقت جب کے شادی کو تھوڑا عرصہ ہوا تھا اور ابھی اللہ تعالیٰ نے اولاد سے بھی نہ نوازا تھا اس وقت اپنے آپ کو قربانی کے جذبہ سے سرشار ہوتے ہوئے والدہ محترمہ نے وسیع القلبی کے ساتھ والد محترم کو قادیان جانے پر اپنی رضا ورغبت اور رضا مندی کا اظہار کر دیا حالانکہ اس وقت زندگی اور موت کے درمیان میں رہ کر حالات سے مقابلہ کرنا تھا تو والدہ محترمہ نے اپنی خواہش کا اظہار اس طرح کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی شہادت ہی مقدر ہے تو میں ایک شہید درویش کی بیوہ کی حیثیت سے باقی زندگی گزار دوں گی اور مجھے اس پر فخر ہوگا۔

والد محترم کی مملوکہ کتب جو قادیان سے واپسی پر ساتھ لائے اس پر انہوں نے اپنے نام کے ساتھ درویش نمبر 29 لکھا تھا۔

دور درویشی اور درویش کے صفحہ نمبر 76 پر والد محترم کا نام قادیان سے واپس جانے والے درویشوں میں درج ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 168 پر دشمنان احمدیت کا ایک تباہ کن منصوبہ اور اس کی ناکامی کے زیرعنوان تحریر ہے کہ 1949ء میں اللہ رکھا نامی ایک شخص جس کو مخالفین احمدیت کی اشیر باد حاصل تھی وہ غیر قانونی طور پر سرحد پار کر کے قادیان آ گیا تھا اس نے اکابرین جماعت کو اعتراضات کا نشانہ بنانا شروع کیا، وقتاً فوقتاً قادیان میں درویشان کو گالیاں دینا اس نے اپنا شیوہ بنا رکھا تھا اور ایک درویش کو بھی شدید تشدد کا نشانہ بنایا تھا اور اس سے بڑھ کر کذب بیانی کر کے دوران تقسیم پاک و ہند فلاں فلاں احمدیوں نے غیر مسلموں کو قتل کیا تھا اور اس میں کئی درویشوں کے نام بھی لیتا رہا اس پر ایک مقدمہ 25 درویشان کے خلاف زیر دفعہ 107 درج ہوا جس میں والد محترم کا نام 8 ویں نمبر پر درج ہے اس طرح انہوں نے اپنے والد محترم کی 1935ء کی اسیری کی سعادت کو آگے بڑھاتے ہوئے اس اسیری میں شمولیت کی سعادت حاصل کی اور یہ سعادت خاکسار کو 1988ء میں امتناع قادیانیت کے آرڈیننس کے ذریعے حصہ میں آئی اور اس سعادت کی نسلاً بعد نسلاً توفیق پائی صفحہ نمبر 90 پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت سے درویشان قادیان کی علمی ذہنی اور روحانی مدارج کی ترقی کے لئے بزم درویشان قادیان کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں قرآن حکیم باترجمہ و تفسیر سیکھنا سلسلہ احمدیہ کی تعلیم سے واقفیت فن تحریر و تقریر و (-) سے مناسب تربیت حاصل کرنا شامل تھا اس بزم کے ذریعے 1950ء میں درویشان قادیان کی آواز دنیا میں بصورت رسالہ درویش جاری کرنے کی توفیق بھی ملی اس بزم کے اراکین میں والد محترم کا نام خواجہ عبدالکریم خالد درج ہے سو اس طرح والد مرحوم نے اپنے تمام استعدادوں کو جماعت احمدیہ کے لئے وقف کر دیا اور روح درویشی کو اپنا لہو دے کر نکھارنے کی کوشش میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ زاہدہ امین صاحبہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری پیاری پوتی ماہرہ وقاص واقفہ نو بنت مکرم وقاص امین صاحب و مکرمہ نورین وقاص صاحبہ نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 29 جنوری 2011ء کو تقریب آمین ان کے گھر دارالنصر شرقی ربوہ میں منعقد کی گئی بچی نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد بچی کی والدہ کی دادی مکرمہ زینب رحمٰن صاحبہ نے بچی سے قرآن مجید سنا اس کے بعد بچی کے دادا مکرم چوہدری محمد امین صاحب نے دعا کروائی بچی کو قران مجید پڑھانے کی سعادت محترمہ رخسانہ ناصر صاحبہ کو ملی موصوفہ مکرم چوہدری محمد امین صاحب ریٹائرڈ زونل ہیڈ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کی پوتی اور مکرم محمد افضل بٹ صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کارکن صدر عمومی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس بچی کو باعمر نیک بنائے اس کو قرآن مجید پڑھنے اس کے معنی اور معارف کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ ناصرہ انور صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ انور خالد صاحب ٹورانٹو ایسٹ کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری چھوٹی بہن مکرمہ عالیہ رضوان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رضوان اشرف صاحب مقیم کیلگری کینیڈا کو مورخہ 12 دسمبر 2010ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ریان رکھا گیا ہے جو مکرم عبدالشکور اظہر صاحب سابق سیکرٹری شعبہ رشتہ ناطہ و صنعت و تجارت ٹورانٹو ایسٹ کا نواسہ اور مکرم محمد شریف اشرف صاحب کا پوتا ہے۔ نومولود خدا تعالیٰ کے فضل سے ننھیال کی طرف سے حضرت نظام الدین صاحب آف سیالکوٹ یکے از 313 رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی کے ساتھ والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا کی کامیابیوں کے ساتھ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

ولادت

مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی چھوٹی بہن مکرمہ عابدہ کلیم صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد سعید صاحب کاشمیری مربی سلسلہ بارسلونا سپین کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام حریم احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نذر محمد صاحب آف ندھیری کا پوتا، مکرم چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم مولوی محمد حیات صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف دھیر کے کلاں اور مکرم منشی احمد دین صاحب آف گولیکی کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ صاعقہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمود احمد صاحب ساکن نصیرہ ضلع گجرات کو مورخہ 17 فروری 2011ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام راجہ مبشر احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم راجہ اللہ دتہ صاحب کا پوتا اور مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب آف کالا گجراں جہلم کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچہ کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کمپیوٹر بیسک کورس

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں اپریل تا جون 2011ء تین ماہ کیلئے کمپیوٹر بیسک کورس کی کلاسز کا اجراء ہو رہا ہے۔ خواہشمند طالبات 31 مارچ 2011ء تک دفتر گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ سے رابطہ کرلیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

درخواست دعا

مکرم خلیل احمد صاحب نیو گلشن بیکری رحمت بازار اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ صفیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم صدیق احمد صابر صاحب مربی سلسلہ چکوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم منیر احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ مورخہ 13 مارچ 2011ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ محترم مظہر اقبال صاحب ناظم وقف جدید ارشاد نے نماز عصر مدرسہ اقامۃ الظفر کے گراؤنڈ میں پڑھائی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا عزیزم مبین احمد طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔ مکرم منیر احمد صاحب نہایت شریف النفس انسان تھے۔ ہمیشہ رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا۔ بڑے ملنسار تھے۔ اپنے پرایوں کے ساتھ، ہمیشہ پیار محبت اور نرمی سے گفتگو فرماتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بہن محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رانا محمد حنیف خاں صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالستار خاں صاحب کاٹھ گڑھی آف ککی نو ضلع جھنگ حال دارالیمن غربی سعادت ربوہ مورخہ 8 مارچ 2011ء کو مانٹریال کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ مکرم رانا عبداللطیف خاں صاحب 2ٹی ڈی اے خوشاب ابن حضرت چوہدری عبدالحمید خاں صاحب کاٹھ گڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے وہاں تشریف لے گئی تھیں۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ 13 مارچ 2011ء کو ان کی نماز جنازہ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم رانا نبی احمد صاحب صدر جماعت ککی نو نے دعا کرائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھی۔ ساری زندگی جماعتی خدمت میں پیش پیش رہیں۔ بہت ہی ہمدرد، مہمان نواز، صلح جو، خلافت سے محبت رکھنے والی اور صالحہ خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ ترکہ مکرم قریشی خلیل احمد صاحب)

مکرمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم قریشی خلیل احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 14/11 دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسارہ کی بیٹی مکرمہ ندرت داؤد صاحبہ کے نام کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ مسعودہ شاہدہ صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم جمیل احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عامر مقبول احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم محبوب شاہد صاحب (بیٹا)
(5) مکرمہ عفت وہاب بٹ صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ ندرت داؤد صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ نصرت جہاں آراء صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ ثروت جہاں آراء صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) کے اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سفوف مصطگی تبخیری پرانا تبخیر معدہ، پرانی بدہضمی، مراق، سینہ کی جلن کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئرڈ یکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7979258

ضرورت گارڈز

محترم امیر صاحب ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

دارالذکر لاہور میں سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔ دفاعی شعبہ جات/محکمہ جات سے تکمیل ملازمت کے بعد فارغ ہونے والے احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر صاحب/صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل ایڈریس پر ارسال کریں۔ لائسنس یافتہ اور ذاتی اسلحہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ اچھے ماہوار مشاہرہ کے علاوہ کھانا، رہائش، وردی، ماہوار تعطیلات اور دیگر سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

ایڈریس: دارالذکر 115/A علامہ اقبال روڈ
گڑھی شاہو۔لاہور
فون:042-36302940

درخواست دعا

مکرم رانا منیر احمد صاحب بشیر آباد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم رانا امیر احمد صاحب جگر سکڑنے کی وجہ سے بہت تکلیف میں مبتلا ہیں اور پیٹ میں پانی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم اعجاز احمد ناگی صاحب نیلا گنبد لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ عفت واسع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالواسع صاحب اسلام آباد جو حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی ہیں کو مورخہ 18 مارچ 2011ء کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔ احباب کرام سے آپریشن کے کامیاب ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ رسید بک

نصیر گوبل کیبل نیٹ ورک کی ایک رسید بک جس کا سیریل نمبر 12701 ہے۔ جو ناصر آباد شرقی سولنگ والی گلی میں گرگئی ہے۔

نصیر گلوبل کیبل نیٹ ورک
ظہیر احمد: 0333-4232121
آفس نمبر: 047-6215192

☆......☆......☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

26 مارچ 2011ء

12-10 am	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
12-35 am	یسرنا القرآن
1-05 am	فقہی مسائل
1-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2011ء
2-45 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
3-20 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5-25 am	تلاوت
5-40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-10 am	لقاء مع العرب
7-15 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7-50 am	خطبہ جمعہ مورخہ 25 مارچ 2011ء
9-00 am	زندہ لوگ
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت
11-10 am	درس حدیث
11-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-05 pm	یسرنا القرآن
12-35 pm	جلسہ سالانہ بیلجیئم
1-35 pm	سوال وجواب
2-50 pm	خطبہ جمعہ مورخہ 25 مارچ 2011ء
4-00 pm	انڈونیشین سروس
4-35 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	انتخاب سخن Live
6-50 pm	بنگلہ سروس
7-50 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	راہ ھدیٰ Live
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11-30 pm	گلشن وقف نو

27 مارچ 2011ء

12-40 am	فیتھ میٹرز
1-40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am	انتخاب سخن
3-10 am	راہ ھدیٰ
4-45 am	خطبہ جمعہ مورخہ 25 مارچ 2011ء
5-55 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
6-30 am	تلاوت
6-40 am	درس حدیث
7-05 am	لقاء مع العرب
8-05 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2011ء
9-55 am	فیتھ میٹرز
11-00 am	تلاوت
11-15 am	درس حدیث
11-25 am	گلشن وقف نو
12-30 pm	چلڈرنز کارنر
1-00 pm	فیتھ میٹرز
2-05 pm	جلسہ سالانہ فرانس و قادیان حضور انور کا افتتاحی خطاب 2004ء
3-00 pm	انڈونیشین روس
4-00 pm	سپینش سروس
5-00 pm	تلاوت
5-10 pm	یسرنا القرآن
5-35 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2011ء
8-10 pm	گلشن وقف نو
9-20 pm	خبرنامہ
9-35 pm	فیتھ میٹرز
10-35 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
11-30 pm	گلشن وقف نو

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔مارچ

طلوع فجر	4:41
طلوع آفتاب	6:06
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:24

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

آزمائشی کمئ خون کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنے علاج خود کریں ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے۔
مظہر ہومیو وہربل فارما ہسپتال
www.drmazhar.com
0334-6372686 احمد نگر ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FD-10

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ-/4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی